11967-باپردہ عورت کے مصائب

سوال

مجھے مشکل یہ ہے کہ میں کچھ ہی مدت قبل پردہ کرنا شروع کیا ہے اور جس شہر میں میں رہائش پزیر ہوں وہاں باپردہ عورتوں کی تعداد نہ ہونے کی برابر ہے اس لیے کہ یہ شہر بہت ہی چھوٹا ہے ، اورمیں نے اسلام بھی کچھ مدت قبل قبول کیا ہے ۔

میں افریقی الاصل ہونے کے ساتھ ساتھ امریکن نیشنلٹی ہولڈر ہوں اور میرا خاوند پاکستانی ہے اور ہماری شادی کو چار برس ہوچکے ہیں میرا خاوند میرا پردہ کرنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی وہ یہ پسند کرتا ہے کہ میں باپردہ ہوکراس کے ساتھ گھر سے باہر نکلوں تواس سلسلے میں مجھے کچھ علم نہیں کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

میرے لیے ان حالات میں پردہ کرنا بہت مشکل ہے ، لیکن مجھے اس کا علم تو ہے کہ یہ ضروری اور جنت میں جانے کا راستہ بھی یہی ہے توکیا میں طلاق کا سوچ سکتی ہوں ؟

دین اسلام مجھ سے بہت کچھ چاہتا ہے ، میرا خاوند صرف نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اور میں نئی نئی مسلمان ہوئی ہوں اس مشکل کیا بنا پرکئی بار روئی ہوں ۔

پسندیدہ جواب

سب سے پہلے توہم آپ کواس بات کی مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالی نے آپ کودین حق جوکہ سب ادیان کے لیے خاتم الادیان دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ، میں اللہ تعالی سے دعا گوہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کوموت تک دین اسلام پر ثابت قدم رکھے ، آمین یارب العالمین ۔

میں آپ کونبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی خوشخبری سناتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ یہ فرمایا تھا :

(بلاشبہ تمہارے بعد ایام صبر ہیں ان دنوں میں دین اسلام کا التزام کرنے والے کوجس پر تم ہوتم میں سے پچاس کا اجر دیا جائے گا ، توصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ان میں سے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم میں سے) اسے ابن نصر نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سلسلۃ احادیث صحیحۃ (494) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

آپ طلاق کا سوچنے سے قبل اپنے خاوند اور جوآپ کے اردگرد ہیں ان کے لیے ایک داعی یعنی دعوت دینے والے کا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں ، اس میں دوسروں کے لیے تونفع اور آپ کے لیے ثابت قدمی ہے ۔

اس میں آپ کا آئڈیل اور نمونہ آپ سے پہلے گزری ہوئی مومن اور صالحہ عورتیں ہیں جنہوں نے ایک داعیہ کا کردار ادا کیا مثلا ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا جنہوں نے بعثت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ڈھارس بندھائی ۔

حتی کہ ان کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انہیں یاد فرماتے توان کی بہت ہی اچھی اور زیادہ تعریف بیان کرتے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کیا ذکر کیا گیا توآپ نے ان کی بہت اچھی تعریف کی ۔ مسند احمد حدیث نمبر (24684) اور امام ھیثمی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اورام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کی طرح : جب ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کوشادی کا پیغام دیا تووہ کہنے لگیں :

اللہ کی قسم تیرے جیسے کورد نہیں کیا جاسکتا لیکن تو کافر آدمی ہے اور میں ایک مسلمان عورت ہوں میرے لیے تیرے ساتھ شادی کرنا حلال نہیں ہاں اگر تو مسلمان ہوجائے تو میرا مہر بھی یہی ہوگا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کا مہر ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کا اسلام قبول کرنا تھا ۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3341) علامہ البانی رحمہ اللہ تعال نے اسے صحیح نسائی (3133) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

اللہ تعالی آپ کو توفیق دے آپ اپنے خاوند کو مختلف وسائل استعال کرتے ہوئے اسلام پر چلنے اور اس کے فرائض پر التزام کرنے کی دعوت دیں مثلا نماز کی پابندی کرنے اور اسے پردہ کے متعلق بھی مطمئن کریں ، جب کہ وہ اسلام تو پہلے ہی قبول کیے ہوئے ہے ، اور آپ کا اپنے خاوند کو دعوت دینا ایک جنت کی طرف جانے والا راہ ہے ۔

اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کی نصیحت کی بنا پر آپ کے خاوند کو ھدایت نصیب کرے گا ، اور پھر آپ اس کی دعا بھی کثرت سے کیا کریں ، اور جب کچھ مدت اسی حالت پر گزر جائے اور آپ کو اس میں کچھ تبدیلی اور بہتری نظر نہ آئے اور آپ یہ سمجھیں کہ آپ کو شادی کے لیے اس سے بھی بہتر شخص مل سکتا ہے تو پھر وہ آپ کے اس خاوند ہے اس بہتر ہے ، تو پھر آپ اس وقت طلاق کا سوچیں وگرنہ نہیں ۔

یہ تو اس وقت ہے کہ اگر وہ نماز میں سستی کرتا ہے کہ کبھی پڑھ لی اور کبھی نہیں پڑھتا ، لیکن اگر وہ بالکل حتی کہ اکیلا بھی نماز نہیں پڑھتا تو اس حالت میں اس کے ساتھ باقی رہنا جائز نہیں اس لیے کہ نماز ترک کرنا اللہ تعالی کے ساتھ کفر ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان معاھدہ (حدفاصل) نماز ہے جو بھی نماز کو چھوڑے گا اس نے کفر کا ارتکاب کیا) سنن ترمذي حدیث نمبر (2621) سنن نسائی حدیث نمبر (463) اور دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے ، یہ حدیث صحیح ہے دیکھیں مشکاۃ حدیث نمبر (574) ۔

اور ایک دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(آدمی اور کفر وشرک کے درمیان (حدفاصل) نماز کا ترک کرنا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (82) ۔

اور آپ کے لیے اگر پردہ کرنا مشکل بھی ہے تو پھر بھی آپ اس پر صبر کریں اور پردہ کرتی رہیں ، ہم سے پہلے کتنے ہی صحابہ کرام اور صحابیات میں ہمارے لیے قدوہ اور نمونہ ہیں جنہوں نے مشکلات کا سامنا کیا اور اللہ تعالی کے راستے میں تکلیفیں اٹھائیں ۔

ان کے مقابلہ میں ہمیں تو کچھ بھی تکلیف نہیں پہنچی ، اور پھر یہی جنت کا راستہ ہے ، بلاشبہ جنت کو ناپسندیدہ چیزوں اور مشکلات سے گھیرا گیا ہے اور جہنم کی آگ کے اردگرد شہوات کی باڑ لگائی گئی ہے ۔

آپ یہ یقین کرلیں کہ پردہ کی پابندی میں مشکلات صرف اس کی ابتدا اور نئے ہونے کی بنا پر ہیں ، صبر اور ایمان کے ساتھ ان شاء اللہ یہ مشکل اور تنگی راحت واطمنان اور آسانی میں بدل جائے گی اور اجروثواب کے انتظار میں مشکلات آسان ہوجاتیں ہیں ۔

اور پھر مشکلات میں بھی پردہ کی پابندی کرنا قوی ایمان کی نشانی ہے ، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ ہمیں اور آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .